ہادیٔ عالم، محسنِ انسانیت ﷺ غیروں کی نظر میں

محمد سعید الرحمٰن شمس مدیر نصرۃ الاسلام، کشمیر

تمہید:

عربی کا ایک قدیم اور مشہور مقولہ ہے "الفضل ما شهدت به الاعداء" مطلب یہ کہ فضل و کمال تو اس کا نام ہے کہ دشمن بھی ماننے اور شہادت دینے پر مجبور ہو۔ یعنی جادو وہ جو سر چڑھ کر بولے۔ یہ حقیقت ہے اور فطرت انسانی بھی کہ ہر شخص اس کا تعلق کسی بھی مذہب، نظام یا فکر سے ہو وہ اپنے مذہب کے داعی یا بانی کی تعریف اور مدح سرائی پر مجبور ہے۔ چنانچہ ایک مسلمان عالم، فاضل، مفکر اور دانشور ہادیٔ عالم محسنِ انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم کے احوال وکوائف، شخصیت و ذات، حیات اور سیرت کو کتنے ہی حزم و احتیاط، دیانت و امانت اور تاریخی صداقت اور دلائل کے ساتھ بیان کرے، تاہم پرائے اور غیر اکثر اسے والہانہ عقیدت، شخصی محبت، خوش نظری اور خوش اعتقادی پر ہی محمول کرتے ہیں۔ اس لئے ذیل کے مقالہ میں ان بلند پایہ غیر مسلم محققین، مستند مؤرخین، مستشرقین، مستغربین اور مبصرین کے تاثرات اور تبصرے پیش کئے جاتے ہیں جنھوں نے منصفانہ اور تنقیدی نظروں سے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بے داغ سیرت وسوانح کا معروضی مطالعہ کیا ہے، اور ہر چند وہ مختلف نقطۂ نظر سے اس کے حسن و قبح اور خوب و ناخوب پر

غور وفکر کرتے رہے تاہم حق وصداقت کے آگے سرِ تسلیم خم کیے بغیر چارۂ کار کہاں تھا؟ یقیناً یہ چیز زندہ نبیؐ کی زندہ تعلیم کا اعجاز اور کرشمہ ہے کہ متعصب، تنگ نظر اور متشدد اہلِ قلم کی زبان اور نوکِ قلم سے بے ساختہ صداقت نکل رہی ہے اور یہ بلا شبہ عالمی پیغمبرؐ کی دعوت وتحریک کے آفاقی پیغام اور کام کا ناقابلِ تردید ثبوت ہے۔ سچ ہے ؎

ہر زمانے میں پیمبر بھی نبی بھی آئے
مُصلحِ ملّی و ملکی بھی رِشی بھی آئے
حق کے جوئندہ بھی اور حق کے ولی بھی آئے
واقفِ محرمِ سترِ ازلی بھی آئے
آئے دنیا میں بہت پاک و مکرّم بن کر
کوئی آیا نہ مگر رحمتِ عالمؐ بن کر

کونٹ ٹالسٹائی جس کے محققانہ اور فلسفیانہ مقالات نے سرزمین روس میں ایک عظیم الشان انقلابی تحریک کا آغاز کر دیا اپنی مشہور ومعروف تالیف "اسلام" میں رقمطراز ہیں:

"محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات پر نظر ڈال کر مجھے یہ حقیقت تسلیم کرنے میں کوئی تامّل نہیں کہ وہ بلا شک وشبہ سچے پیغمبر اور کروڑہا بندگانِ خدا کے ہادی اور رہبر ہیں۔ آپؐ نے گمراہوں کو راہِ ہدایت پر گامزن کیا اور آپ کی تعلیمات سے ظلمت کدہ قلب حق وصداقت کی نور افزا شعاعوں سے چمک اٹھا۔ آپؐ نہایت رحیم، متواضع، خلیق، روشن فکر اور صاحب بصیرت پیغمبر تھے۔"

ڈاکٹر لیبان، فرانس کا متبحر عالم اپنی تصنیف "محمد ابتدائے اسلام" میں لکھتا ہے:

"محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سادگی، منکسر المزاجی قابل رشک ہے۔ آپ کو نفس پر پورا اختیار حاصل تھا۔ رحم دلی وکرم گستری آپ کے قلب میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی

تھی اور آپ صد درجہ صائب الرائے تھے۔"

ڈاکٹر ہربیٹ وائل یورپ کا مشہور مصنف اور صاحب طرز انشاپرداز ہے اپنی کتاب "گریٹ ٹیچرز" میں تحریر کرتا ہے:

"حضرت مسیح سے تقریباً چھ سو برس بعد عرب کی اخلاقی و تمدنی حالت ناگفتہ بہ تھی یہاں پیغمبرِ اسلام کا ظہور ہوا، آپ نے صفحۂ دہر سے نقشِ بت پرستی کو محو کر دیا اور خونخوار و وحشی قوم کو مہذب و متمدن بنا دیا، آپ کی مقدس ذات ہدایت و رہنمائی کا سرچشمہ تھی۔"

مسٹر ڈی رائٹ انگلستان کا مشہور صحیفہ نگار "اسلامک ریویو" فروری ۱۹۲۰ء کے شمارہ میں رقمطراز ہے:

"محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ذات اور قوم ہی کے لئے نہیں بلکہ کائنات ارضی کے لئے ابرِ رحمت تھے، آپ نے انسان کو انسانیت کے صحیح و بلند ترین نصب العین پر قائم کیا، آپ نے جس خوش اسلوبی کے ساتھ اصلاحی امور انجام دیئے ہیں تاریخ عالم اس کی تمثیل پیش کرنے سے عاجز ہے۔"

لالہ لاجپت رائے، ہندوستان کے مشہور محب وطن نے ۵ مارچ ۱۹۲۴ء کو "بریڈلا" ہال لاہور میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق حسب ذیل خیالات کا اظہار کیا:

"میں دل و جان سے پیغمبر اسلامؐ کی عزت کرتا ہوں، ہادیانِ بنی نوع انسان میں آپؐ کا درجہ بہت اعلیٰ تھا۔"

ڈاکٹر لیبان کہتا ہے:

"اس پیغمبر اسلام، اس نبی امی صلعم کی بھی ایک حیرت انگیز سرگزشت ہے جس کی آواز نے ایک قوم ناہنجار کو جو اس وقت تک کسی ملک کے زیر حکومت نہیں آئی تھی رام کیا اور اس درجہ پر پہنچایا کہ اس نے عالم کی بڑی بڑی

سلطنتوں کو زیر و زبر کر ڈالا۔ اور اس وقت بھی دنیا بھی اس کی قبر کے قدمے سے لاکھوں بندگانِ خدا کو کلمۂ اسلام پر قائم رکھے ہوئے ہے"

ڈاکٹر تھامس کارلائل، اپنی کتاب "ہیروز اینڈ ہیروز ورشپ" میں لکھتے ہیں:

"داعیٔ اسلام حضرت محمدؐ کے ناقابلِ انکار فضائل کا انکار انصاف کا خون کرنا ہے اور حق پسندی کی پیشانی پر کلنگ کا ٹیکہ لگانا ہے۔ آپؐ کی ذات خلوص و صداقت اور سچے اعتقاد کا خزانہ ہے، آپؐ کا ہر فعل تصنع اور تکلف سے مبرّا اور حقیقت پر مبنی ہے۔ آپؐ کا کلام وحی آسمانی تھا، آپؐ کا دماغ علم و معرفت کا خزانہ اور حکمت و فضیلت کی کان ہے۔ آپؐ بچپن سے راست باز اور امین تھے۔ آپ کے اصولوں نے دنیا کو تاریکی سے نکال دیا۔"

مورخ ایڈورڈ گبن، زوال سلطنت روما الکبریٰ کا مشہور فاضل اپنی کتاب میں لکھتا ہے:

"حضرت محمدؐ کی سیرت میں سب سے آخری بات جو غور کرنے کے لائق ہے وہ یہ ہے کہ ان کا عروج لوگوں کی بھلائی اور بہبود کے لحاظ سے مفید ہوا یا مضر جو لوگ آنحضرتؐ کے سخت دشمن ہیں وہ بھی اور نہایت متعصب یہودی اور عیسائی بھی ان کو پیغمبر برحق ماننے کے باوجود اس بات کو ضرور تسلیم کریں گے کہ آنحضرتؐ نے دعوائے رسالت ایک نہایت مفید مسئلہ کی تلقین کے لیے اختیار کیا گو وہ یہ کہیں کہ صرف ایک ہمارے ہی مذہب کا مسئلہ اس سے اچھا ہے اگو یا وہ اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ سوائے ہمارے ہی مذہب کے اور تمام دنیا کے مذہبوں سے اسلام اچھا ہے۔ آنحضرتؐ یہودیوں اور عیسائیوں کی کتب سماویہ قدیمہ کی سچائی اور پاکیزگی اور ان کے بانیوں یعنی اگلے پیغمبروں

کی نیکیوں اور معجزوں اور ایمانداری کو مذہب اسلام کی بنیاد خیال کرتے ہیں، عرب کے بت خدا کے تخت کے روبرو توڑ دیے گئے، اور انسانوں کے خون کے کفارہ کو نماز، روزہ اور خیرات سے بدل دیا جو ایک پسندیدہ اور سیدھے سادے طریقے کی عبادت ہے یعنی انسان کی جو قربانی بتوں پر ہوتی تھی اس کو معدوم کیا اور اس کے عوض نماز، روزہ اور خیرات کو کفارہ قرار دیا، ان کے عقبیٰ کی جزا اور سزا ایسی تمثیلوں میں بیان کی جو ایک جاہل اور ہوا پرست قوم کی طبیعت کے لئے نہایت موزوں تھی۔ آنحضرت ؐ نے مسلمانوں میں نیکی اور محبت کی ایک روح ڈال دی، آپس میں بھلائی کرنے کی ہدایت کی اور اپنے احکام و نصیحت سے انتقام کی خواہش اور بیوہ عورتوں اور یتیموں پر ظلم و ستم ہونے کو روک دیا، قومیں جو کہ باہم مخالف تھیں، اعتقاد اور فرماں برداری میں متفق ہوگئیں، جو بہادری خانگی جھگڑوں میں بیہودہ طور سے صرف ہوتی تھی، نہایت مستعدی سے ایک غیر ملک کے دشمن کے مقابلے پر مائل ہوگئی۔"

ڈاکٹر جی ڈبلیو اعتراف حق کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ:

"میں نہایت عاجزی سے اس بات کا اقرار کرنے پر مجبور ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے سچے بندے تھے اور ان پر وحی نازل ہوتی تھی۔"

ڈاکٹر اسٹیفنس کا بیان ہے کہ:

"محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اپنی قوم کے لئے بڑے احسانات کا موجب تھی، وہ اس ملک میں پیدا ہوئے جہاں سیاسی تنظیم، معقول عقائد اور پاکیزہ اخلاق سے کوئی آشنا نہ تھا۔ انھوں نے اپنی فہانت سے بیک وقت سیاسی حالت

مغربی عقائد اور ضابطۂ اخلاق کی اصلاح کر دی۔ انھوں نے مختلف قبیلوں کی جگہ انھیں ایک قوم بنا دیا۔ مختلف دیوتاؤں کی جگہ ایک خدا پر ایمان کی تعلیم دی اور تمام بُری رسموں کو ختم کیا۔ اسلام نوعِ انسانی کے برکات کا موجب، تاریکی سے نور اور شیطان کی طرف سے خدا کی طرف رجعت کا باعث ہے۔"

سر ولیم میور لکھتا ہے کہ:

"جوانی کی عمر میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے برتاؤ، اخلاق کی راستی اور عادات کی طہارت مکّہ کے لوگوں میں نہایت کمیاب تھی۔ سب مصنفین متفق ہیں کہ ان کی شرم و حیا اعجازی طور پر محفوظ بیان کی جاتی ہے۔"

مسز سروجنی نائڈو اعترافِ حق کا اظہار کرتے ہوئے کہتی ہیں:

"میرا تعلق اپنے مذہب سے ہوتے ہوئے بھی جس کی بنیاد الہامی کتاب پر نہیں ہے میں اس عالمگیر اخوت کا اعتراف کرتی ہوں جس کے نقش قدم میرے دل پر موجود ہیں اور یہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ اور شاندار کوششوں کا نتیجہ ہیں۔ اس پاک انسان نے اپنے آپ کو معبودیت اور پرستش کا محل قرار نہ دیا بلکہ اس نے لوگوں کو اس خدا کی عبادت کی دعوت دی جو تمام اقوام و ممالک اور تمام مذاہب کا ایک ہی خدا ہے۔"

سادھو، ٹی، ایل، وسوان کا کہنا ہے:

"میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا کی ایک عظیم ہستی جانتا ہوں وہ ایک قوت تھی جو انسان کی بہتری کے لئے صرف ہوئی اور زندگی خطرے میں پڑ جانے کے باوجود بھی اپنے فرض سے کوتاہی نہیں کی وہ پیغمبر اور عظیم رہنما اور رہبر تھے وہ اعلیٰ زندگی اور اعلیٰ موت رکھتے تھے انھوں نے

دختر کشی کی رسم کو ختم کیا، شراب کو حرام قرار دیا۔ ہمت، شجاعت، اخوت اور بردباری کی تعلیم دی۔ ہندوستان کی گردن اسلام کے احسانوں سے دبی ہوئی ہے۔ ہندوستانی فلسفہ، شعر و سخن اور فن تعلیم کو اسلام نے چار چاند لگائے۔"

رابندر ناتھ ٹیگور، مشہور شاعر پیغمبر اسلام کے تئیں خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہتا ہے کہ :

"میں پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تعظیم و تکریم اور عقیدت و محبت کا حقیر نذرانہ پیش کرتا ہوں۔"

مہاتما گاندھی، ہندوستان کی آزادی کا مشہور رہنما ان الفاظ میں رسول رحمتؐ کے تئیں اپنی عقیدت کا اظہار کر رہا ہے :

"جب مغرب پر تاریکی اور جہالت کی گھٹائیں چھائی ہوئی تھیں اس وقت مشرق سے ایک شخص نمودار ہوا جس کی روشنی سے ظلمت کدے منور ہو گئے۔ اسلام دین باطل نہیں ہے۔ ہندو کو اس کا مطالعہ کرنا چاہئے۔ میں یقین کے ساتھ کہتا ہوں اسلام بزور شمشیر نہیں پھیلا ہے بلکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ایمان، ایفاء، ایثار اور اوصاف حمیدہ کی اشاعت اس کے ذمہ دار ہیں جنھوں نے لوگوں کے دلوں کو مسخر کر لیا، اسلام نے سارے عالم کو اخوت کا درس دیا ہے۔"

جارج برنارڈ شا اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہتا ہے :

"میں نے حضرت محمد صاحب کی سیرت کا مطالعہ کیا ہے وہ بڑے بلند پایہ انسان تھے میری رائے میں ان کو انسانیت کا نجات دہندہ کہنا چاہئے۔ مجھے یقین ہے کہ اگر ان جیسا انسان موجودہ دنیا کا ڈکٹیٹر بن جاتا تو اس کے

پیچیدہ مسائل اس طرح حل کر دیتا کہ انسانی دنیا مطلوبہ امن و راحت کی دولت سے مالا مال ہو جاتی۔"

روسو: جو فرانس کے انقلاب کے بانی ہیں اپنے خیالات کا اظہار یوں کرتا ہے:

"حضرت محمدؐ ایک صحیح دماغ رکھنے والے انسان اور بلند پایہ سیاسی مدبر تھے، آپ نے جو سیاسی نظام قائم کیا میری رائے میں وہ نہایت شاندار ہے۔"

پروفیسر گوئٹے نے اپنے خیالات کا اظہار ان الفاظ میں فرمایا ہے:

"حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کسی نئے دین کے مدبر اور مدعی نہ تھے گویا کہ اسلام سے پہلے یونان کے لوگوں اور یہودیوں میں غلام اور آزاد کی تفریق مٹا چکی تھی لیکن پیغمبر اسلامؐ نے جس جمعیۃ الاقوام کی بنیاد ڈالی اس نے قوموں کے اتحاد اور انسان کی قوتوں کو ایسی بنیادوں پر قائم کر دیا جس سے دوسری اقوام کو متحد ہونا اور شرمندہ ہونا چاہیئے۔"

پروفیسر ہیرس فیلڈ لکھتا ہے کہ:

"دنیا کی کسی قوم نے اس قدر جلد تہذیب حاصل نہیں کی جیسے کہ عربوں نے واقعی اسلام اور داعئ اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بدولت حاصل کی۔"

ڈاکٹر جانسن مشہور مؤرخ و مستشرق نذرانہ عقیدت پیش کرتے ہوئے لکھتا ہے:

"پیغمبر اسلام کا تاریخی کردار اور ان کی سادہ اور بے ریا انسانیت کہ میں انسانوں میں ہی سے ایک انسان ہوں جو ان کی وہ پرجوش حقیقت پسندی جو تمام دور از کار تخیلات کو نظر انداز اور مافوق عادت چیزوں کو رد کر دینے والی ہے، وہ مکمل جمہوری اور آفاقی تصور جس پر انھوں نے انسانوں کے

باہمی تعلقات کی بنیاد رکھی تھی، وہ قوت جس کا انحصار اخلاقیات پر تھا اور وہ اعتماد جو انھیں زبان وقلم پر تھا یہ ساری چیزیں محمدؐ کا رشتہ عہد جدید سے جوڑ دیتی ہیں۔"

ڈاکٹر لیبئر مغربی مصنف کی رائے یوں ہے:

"میں بہت ہی ادب کے ساتھ یہ کہنے کی جرأت کرتا ہوں کہ حضرت محمدؐ انقلابی شخصیت کا نام ہے۔"

ڈاکٹر مارگیلوس لکھتا ہے:

"میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا کے بہترین لوگوں میں شمار کرتا ہوں، انھوں نے عرب قبائل کی ایک عظیم الشان سلطنت قائم کرکے ایک بہت بڑے سیاسی مسئلے کو حل کیا اور میں ان کا انتہائی احترام کرتا ہوں جس کے وہ مستحق ہیں۔"

(باقی آئندہ)